امیرؔ مینائی

(۱۸۲۹ء - ۱۹۰۰ء)

منشی امیر مینائی، نصیر الدّین حیدر (شاہِ اَوَدھ) کے عہد میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد کا نام مولوی کرم محمد تھا۔ وہ حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ کی اولاد سے تھے، اس لیے اپنے نام کے ساتھ ''مینائی'' لکھتے تھے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم، مفتی سعد اللہ رام پوری سے حاصل کی۔ بعد ازاں تعلیم کی تکمیل کے لیے فرنگی محل کے مدرسے میں داخل ہوئے۔ منشی مظفر علی اسیرؔ سے شاعری میں اصلاح لی۔ کم عمری ہی میں شاعری میں بلند مقام حاصل کر لیا۔ ابھی اُن کی عمر بیس سال تھی کہ نواب واجد علی خاں اخترؔ نے اپنے دربار میں طلب کیا اور کلام سُنا۔ بیالیس سال رام پور کے نواب یوسف علی خاں اور نواب کلبِ علی خاں کے اُستاد رہے۔ آخری زمانے میں نواب مرزا داغؔ نے انھیں حیدر آباد بلوایا، وہاں جاتے ہی بیمار پڑ گئے اور اسی بیماری کے دوران میں وفات پا گئے۔

امیرؔ مینائی کا شمار اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے تمام اصناف میں شاعری کی مگر غزل اور نعت کی طرف زیادہ رُجحان رہا۔ اُن کی شاعری، زبان و بیاں کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ ان کی نعتوں میں آوُرد کے مقابلے میں آمد کا رنگ غالب ہے۔ انھوں نے محاورات اور صنائع کو اس عمدگی سے برتا ہے کہ کلام میں کہیں بھی تصنّع پیدا نہیں ہونے دیا۔ انھوں نے الفاظ و تراکیب کا استعمال بھی محتاط ہو کر کیا ہے اور حتّی الامکان سادگی اور روانی کا پہلو پیشِ نظر رکھا ہے۔ ان کی نعتوں میں درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔

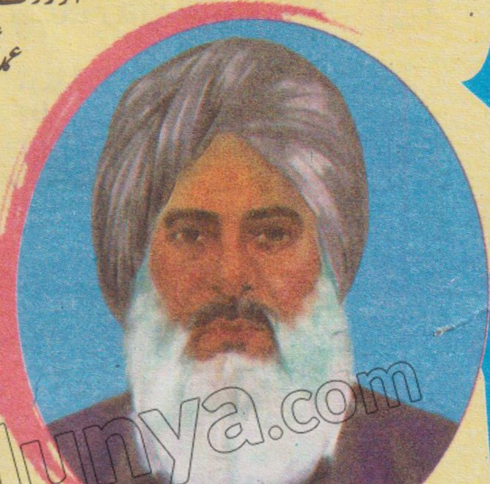

امیرؔ مینائی کی تصانیف میں ''مرآۃ الغیب''، ''صنم خانۂ عشق'' اور ''محامدِ خاتمُ النّبیّن'' شامل ہیں۔ انھوں نے شاعروں کا ایک تذکرہ ''انتخابِ یادگار'' کے نام سے بھی مرتّب کیا۔ اُن کا ناتمام لغت ''امیر اللغات'' ایک اہم علمی کارنامہ مانا جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

NOT FOR SALE-PESRP

www.ilmkidunya.com

1

حمد

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو حمد یہ ادب سے روشناس کرنا۔
- شاملِ کتاب حمد کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے آشنا کرنا
- امیرؔ مینائی کی حمد نگاری سے متعارف کرانا
- قلب و نظر میں عظمتِ توحید اور ایمان کی پختگی کا احساس پیدا کرنا
- نظم بہ لحاظ موضوع (حمد، نعت، منقبت اور مناجات) کا تعارف کرانا

دُوسرا کون ہے جہاں تُو ہے
کون جانے تجھے کہاں تُو ہے

لاکھ پردوں میں تُو ہے بے پردہ
سَو نشانوں پہ بے نشاں تُو ہے

تُو ہے خَلوَت میں تُو ہے جَلوَت میں
کہیں پِنہاں کہیں عَیاں تُو ہے

نہیں تیرے سِوا یہاں کوئی
میزباں تُو ہے ، میہماں[1] تُو ہے

نہ مکاں میں نہ لامکاں میں کچھ
جلوہ فرما یہاں وہاں تُو ہے

رنگ تیرا چمن میں بُو تیری
خُوب دیکھا تو باغباں تُو ہے

محرمِ راز تو بہت ہیں امیرؔ
جس کو کہتے ہیں رازداں تُو ہے

(صنم خانۂ عشق)

(1) ضرورتِ شعری کے تحت لفظ "مہماں" کو "میہماں" لکھا گیا ہے۔

مشق

1 "حمد" کے متن کو مدِنظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

i شاعر نے کس شعر میں استفہامیہ انداز اپنایا ہے؟ شعر کی نشان دہی کریں۔

ii "لاکھ پردوں میں تُو ہے بے پردہ" کا مطلب واضح کریں۔

iii "حمد" کے مطلع کے خیال کی کوئی اور مثال پیش کریں۔

iv شاعر نے چھٹے شعر میں کس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو باغ، چمن اور رنگ و بُو سے جوڑا ہے؟

v شاعر کا حمد کہنے کا انداز کتنا مؤثر ہے؟

2 درست جوابات کی نشان دہی کریں:

i زیرِ نظر "حمد" کے شاعر کا نام ہے:

(الف) علامہ محمد اقبالؒ (ب) حفیظ جالندھری (ج) ماہر القادری (د) امیر مینائی

ii "تُو ہے خلوت میں تُو ہے جلوت میں" کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ:

(الف) صرف خلوت میں ملتا ہے (ب) جلوت میں نظر آتا ہے

(ج) جنگلوں اور بیابانوں میں موجود ہے (د) ہر جگہ موجود ہے

iii "میزباں" اور "میہماں" دونوں الفاظ ہیں:

(الف) مترادف (ب) متضاد (ج) متشابہ (د) متجانس

iv لفظ "لامکاں" میں "لا" قواعد کی رُو سے ہے:

(الف) سابقہ (ب) لاحقہ (ج) حرفِ نفی (د) حرفِ ایجاب

v "رنگ، چمن، بُو اور باغباں" کے الفاظ شعری صنعت سے تعلق رکھتے ہیں:

(الف) صنعتِ تکرار سے (ب) صنعتِ تلمیح سے

(ج) صنعتِ مراعات النظیر سے (د) صنعتِ مبالغہ سے

3 درج ذیل شعر کی تشریح متعلقہ حوالوں کی مدد سے کریں تا کہ شعر کی فکری اور فنی معنویت کھل جائے:

لاکھ	پردوں	میں	تُو	ہے	بے پردہ
سَو	نشانوں	پہ	بے	نشاں	تُو ہے

www.ilmkidunya.com

4) ”حمد“ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

5) نظم ”حمد“ کا بغور مطالعہ کریں اور اس کا مرکزی خیال لکھیں۔

6) ”حمد“ میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کن کن صفات کا ذکر کیا ہے؟

7) ”حمد“ کے تقاضے مدِ نظر رکھتے ہوئے بتائیں کہ ہم ذاتِ باری تعالیٰ کی مہربانیوں کا شکر کیسے ادا کر سکتے ہیں؟

8) درج ذیل الفاظ پر اِعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:

خلوت	جلوت	پنہاں	چمن	خوب

9) کالم ”الف“ میں دیے گئے الفاظ کو کالم ”ب“ کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم ”الف“	کالم ”ب“
خلوت	میہماں
میزباں	لامکاں
مکاں	بے نشاں
پنہاں	جلوت
نشاں	عیاں

حمد، نعت، منقبت اور مناجات

حمد: حمد، عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا معنی تعریف/ثنا ہے۔ اصطلاح میں حمد سے مراد وہ نظم ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثنا کی گئی ہو۔ حمد، شاعری کی نہایت معتبر صنف ہے، مثلاً:

تُو جہاں ہے، کون ہے دوسرا ہے
کون جانے تجھے، کہاں تُو ہے
(امیر مینائی)

www.ilmkidunya.com

NOT FOR SALE-PESRP

نعت نعت کا لفظی معنی بھی تعریف ہے لیکن اصطلاح میں اس سے مراد وہ نظم ہے، جس میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تعریف کی گئی ہو۔ نعت ایک معتبر صنفِ شاعری ہے، مثلاً:

وہ شمع اُجالا، جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
(مولانا ظفر علی خاں)

منقبت منقبت، عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لفظی معنی تعریف، ذاتی خوبی، خاندانی فضیلت و برتری وغیرہ کے ہیں۔ منقبت میں اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم، اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کے اوصاف بیان کیے جاتے ہیں، مثلاً:

دنیا کو یاد آج بھی جرأت علیؓ کی ہے
جس کا نہیں جواب وہ ہمت علیؓ کی ہے
(اویس علی جعفری)

مُناجات مُناجات دراصل حمد ہی کا دوسرا نام ہے۔ حمد میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہوتی ہے، جب کہ مناجات میں شاعر دعائیہ یا التجائیہ انداز اختیار کرتے ہوئے اپنے رب سے کچھ طلب کرتا ہے، مثلاً:

یا رب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو رُوح کو تڑپا دے
(علامہ محمد اقبالؒ)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سمعی و بصری ذرائع سے امیرؔ مینائی کا حمدیہ کلام سنیں اور دوستوں کو سنائیں۔
- زیرِ نظر حمد کی درست آہنگ کے ساتھ بلند خوانی کریں۔
- حمد کو چارٹ پر خوش خط لکھیں اور جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔
- حمدیہ اشعار تخلیق کرنے کی کوشش کریں۔
- امیرؔ مینائی کے شعری مجموعے سے کوئی اور حمد منتخب کر کے اپنی کاپیوں پر نقل کریں، نیز اسے درست لب و لہجے اور آہنگ سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔

اشاراتِ تدریس

- طلبہ کو حمدیہ ادب سے آگاہ کریں۔
- مختلف شعری اصناف کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو مشاہدۂ کائنات پر ابھاریں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا احساس اپنے دِلوں میں جاگزیں کر سکیں۔
- طلبہ کو اشعار کی تشریح (فکری و فنی حوالے سے) کا طریق کار سمجھائیں۔

NOT FOR SALE